جناب محمود الازہار ندوی

اسلام کا اعجاز

اسلام کا اعجاز ہے کہ اس نے اپنے محور اور مرکز کو نہ زمان کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور نہ مکان کے ساتھ۔ مقامات مقدسہ کے علاوہ دمشق، بغداد، قرطبہ، استنبول، دلی اور ترکستان کو یکے بعد دیگرے مرکز بنایا۔ عربوں، ایرانیوں، برامکہ، ترکوں، سلجوقیوں اور ہندوستانیوں سے وہ کام لیا جس نے اسلام کی صحیح ترجمانی کی اور اسے مستقر فراہم کیا اور اسلامی علوم و فنون کی تدوین و ترویج کی اور اس کی نشر و اشاعت میں سرپرستی کی اور زمانہ و حالات کے لحاظ سے کتابوں کے تراجم کرائے اور علمی طور سے اپنے کو اتنا زیادہ مالامال کرایا کہ اس کی ہمعصر قوموں میں اس کی نظیر ملنی آسان نہیں ہے۔

اسلام قوموں کی ترقی، تہذیب کے پروان چڑھنے اور تمدن کے فروغ میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتا ہے اور اس کے مراکز اپنے اپنے زمانے میں صرف اسلام ہی کے مراکز نہیں تھے بلکہ وہ تہذیب و تمدن کے بھی مراکز تھے، علوم و فنون کے دبستان تھے، اقتصادیات کی اہمیت کے حامل یعنی تجارتی مراکز بھی تھے، وہاں کی زبان و ادب معیاری اور ٹکسالی تسلیم کی جاتی تھی، اسی لئے یہ مراکز غیر مسلم طاقتوں اور قوموں کی طبع آزمائیوں کا شکار ہوئے اور ان کے دست برد کا نشانہ بنے اور وہاں کی آبادیاں زیر و زبر ہوگئیں پرشکوہ عمارتیں کھنڈر بن گئیں اور علوم و فنون کی آبیاری کرنے والے چشمے یعنی کتب خانے خاکستر ہوگئے اور مسلمان ہونا جرم قرار دیا گیا مگر جب یہی قومیں مسلمانوں سے قریب ہوئیں، اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کی اور مسلمانوں کی زندگی کا مطالعہ کیا، ان کے عادات و اطوار اور اخلاق کا مشاہدہ کیا تو وہی اسلام کے پاسبان ہوگئے، اس کی علمی سرپرستی کی، اس کو مذہبی تحفظ فراہم کیا، تہذیب و تمدن میں ایک نیا موڑ دیا اور ایک نئی معاشرت کی داغ بیل ڈالی اور اسلام کو حیاتِ نو دی۔

اسلام کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے اپنے دشمن اور مخالف سے اپنی پاسبانی اور پاسداری کا کام لیا ہے اور ان سے دین کی رہنمائی کرائی ہے۔ مشرکین مکہ ہی کو لیجئے جو اسلام کے سخت ترین دشمن تھے

مگر جب اسلام نے ان کے دلوں میں جگہ بنائی تو وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرمٹنے اور فدا ہونے کے لئے تیار رہتے تھے اور ان کو اصحاب کے لفظ سے یاد کیا گیا اور ان کی یہی ادا اسلام کی دعوت و تبلیغ کے کام کو بڑھانے، اسلامی معاشرت کو فروغ دینے اور اسلامی زندگی کو پروان چڑھانے میں معاون بنی۔

ایرانیوں کو یعنی وہ عربوں کو حقیر سمجھتے تھے وہ ان کو تہذیب و تمدن نیز مذہبی طور سے پسماندہ قرار دیتے تھے مگر جب وہ اسلام سے قریب ہوئے تو عربوں کی سرپرستی میں اسلام کے پاسباں ہوگئے، پوری عباسی تاریخ کا مطالعہ کیجئے، برامکہ کو لیجئے، ترکوں کو لیجئے کہ انہوں نے خلفاء عباسیہ کے ساتھ اسلام کی شان شوکت اور طاقت و قوت میں کس قدر اضافہ کیا اور اسلام کی بازنطینی حکومت کے مقابل کس طرح محافظ بنے رہے اسی طرح سلاجقہ نے اسلام کو علمی و تہذیبی تفوق دیا اور خلافت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایسا سہارا دیا، جس نے خلافت عباسیہ کو مزید دو صدی کے لئے ممتد کر دیا اور یہی سلاجقہ تھے جنہوں نے صلیبی افواج کی یلغار کو مدتوں روکے رکھا اور اسلام کی حفاظت میں سینہ سپر رہے اور صلیبی افواج کی شام اور فلسطین کے علاقوں میں رسائی ان کے خاتمہ کے بعد ہی ہو سکی اور سلاجقہ کا یہ دور اسلامی تاریخ کے زرین عہد کی طرف اشارہ کرتا ہے، پروفیسر فلپ، کے حتی لکھتا ہے۔

"جوں جوں سلجوقیوں کی فوجوں میں نئے نئے اور تازہ دم ہم قبیلہ ترک جوق در جوق داخل ہونے لگے، ان کی فتوحات کے دائرے بھی بڑی تیزی کے ساتھ پھیلنے لگے یہاں تک کہ مغربی ایشیا پھر ایک بار ایک ہی اسلامی حکومت کے پرچم تلے متحد ہوگیا اور اسلامی فوجوں کی عظمت کا چاند پھر ظلم و ضلالت کے بادلوں سے نکل آیا۔ اسلام کی طرف سے دنیوی اقتدار اور فضیلت کے حصول کی جد و جہد شروع ہو گئی تھی، اب وسط ایشیا کی ایک نئی نسل اس کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر رہی تھی، اس نسل کے وحشی اور بے دین افراد نے اگر کبھی رسول اللہ کے ماننے والوں کی گردنیں اپنے پیروں تلے روندی تھیں تو یہی لوگ اب اپنے مفتوحوں کا دین یعنی اسلام قبول کر کے دین اسلام کے پر جوش علم برداروں میں داخل ہوگئے لیکن یہ بھی خوب یاد رہے کہ دین اسلام کی تاریخ میں یہ کوئی انوکھا واقعہ نہ تھا۔ ان کے عمزاد بھائی یعنی تیرہویں صدی عیسوی کے منگول اور دوسرے رشتہ دار عثمانی ترکوں نے بھی چودہویں صدی کی ابتداء میں یہی کہانی دہرائی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کے تاریک ترین سیاسی دور میں بھی دین اسلام نے اپنی بعض شاندار فتوحات حاصل کی ہیں۔ (عرب و اسلام ص ۲۰۷-۲۰۸، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، جولائی ۱۹۵۱ء)

اسی طرح جب تاتاری یعنی چنگیز خان کا پوتا ہلاکو ۱۲۵۳ء میں ایک جرار فوج کے ساتھ نکلا تو اس فوج کے راستے میں جتنی ریاستیں آئیں ان سب کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گئی اور

۱۲۵۸ میں دارالخلافہ بغداد کو گھیر لیا اور شہر میں داخل ہو گیا خلیفہ مستعصم باللہ اور اس کے تین سو سے زائد عمائدین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور بغداد کی گلی گلی میں شہریوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور پورے شہر میں آگ لگا دی گئی۔ آبادی کا بڑا حصہ جس میں خلیفہ بھی شامل تھا صفحہ ہستی سے مٹ گیا اور ۱۲۶۰ میں شام کے شہروں کو بھی اپنی درندگی کا شکار بنایا۔

مگر اسی ہلاکو کی اولاد جس کے مرے ہوئے پچاس برس بھی گذرنے نہیں پائے تھے کہ اسلام کی محافظ بن گئی اور اسلام کے راہ رو ہو گئی جو اسلام کی عظیم فتح تھی۔ فلپ کے جتی لکھتا ہے :۔

"ہلاکو نے سب سے پہلے "ایل خان" چھوٹا خان کا لقب اختیار کیا تھا۔ ۱۲۶۵ میں اس کا انتقال ہو گیا، اس کو مرے ہوتے پچاس برس بھی نہ ہوئے تھے کہ مغلوں کے ساتویں خان نے اسلام کو حکومت کا مذہب قرار دیا اور اسی طرح دین اسلام نے اپنی ایک اور انتہائی شاندار فتح حاصل کر لی، سلجوقیوں کی طرح تاتاریوں پر اسلامی لشکر غالب نہ آسکا لیکن دین اسلام نے ان کو زیر کر لیا اور ان پر پوری فتح پائی (عرب و اسلام)

اسلام نے ہر آزمائش میں اپنے آپ کو کندن ثابت کیا ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اور قوم کے سامنے صف آرا ہوا ہے مگر اس نے اپنے وجود کو ہر محاذ، ہر میدان اور ہر تہذیب اور ہر ثقافت اور ہر قوم میں ثابت کرتا رہا ہے اور اپنی حقانیت کو منواتا رہا ہے۔ اس نے اپنی حقانیت کو صلیبی افواج کے خلاف ثابت قدم رکھا اور عمادالدین، نورالدین اور صلاح الدین ایوبی جیسے قائد پیدا کئے، جنہوں نے اسلام کی حفاظت کی اور مخالف طاقتوں کو زیر کیا اور بقول فلپ کے جتی کے کہ اس زمانے میں (بارہویں، تیرہویں صدی) مغرب بعید کے ایک محاذ پر اسلام ایک طوفان سے دوچار تھا، اس طوفان نے خود ہمارے تمدن کی تاریخ پر نہایت درخشاں نقوش ثبت کئے ہیں، اسی طوفان نے اسلام کے ایک بہت بڑے مجاہد اور اس کے علم بردار کا عروج دیکھا۔ یہ صلیبی لڑائیوں اور سلطان صلاح الدین اعظم کا زمانہ ہے (صـ۲۱۱)۔ آگے چل کر مصنف مذکور لکھتا ہے کہ :۔

ہارون اور بیبرس جیسے مشاہیر اسلام کی فہرست میں مسلمان اس (صلاح الدین) کا نام گنتے ہیں اور آج بھی صلیبی مجاہدوں کے مقابلے میں حامی اسلام مرد خدا کی حیثیت سے اس کا نام بہت مقبول ہے۔ اس کے عظیم الشان کردار نے نہ صرف قرون وسطیٰ کے انگریز شاعروں کے ساز تخیل کو چھیڑا بلکہ ہمارے زمانے کے ناول نگاروں کے تصورات کو اپنے کردار سے مالامال کیا ہے۔ آج بھی اس کو نظام سپہ گری کا ایک مکمل کردار سمجھا جاتا ہے (عرب اور اسلام صـ۲۲۲)

اسلام کی پاسداری مملوکوں نے کی اور تاتاریوں کے غیر مفتوح عظیم لشکر کو شکست دی، اسی طرح عثمانی ترکوں نے اسلام کی حفاظت صدیوں کی اور اپنی ماہرانہ جنگی صلاحیتوں سے مشرقی یورپ کو روند ڈالا۔ حتیٰ لکھتا ہے:۔

قسطنطنیہ کا ترکی سلطان رفتہ رفتہ مسلمانوں کا سب سے زیادہ طاقتور حکمران بن گیا وہ نہ صرف بغداد کی میراث خلافت پر قابض ہوگیا بلکہ بازنطینہ کی میراث شہنشاہیت بھی اس کے قبضے میں آگئی تھی۔ مملوکوں کی سلطنت کی تباہی اور باسفورس کے کنارے ترکی سلطنت کے قیام کی وجہ سے اسلامی اقتدار کا محور مغرب میں منتقل ہوگیا (ص ۲۴۳)

مگر اب اسلام کی کرنوں کا مرکز ترقی یافتہ ممالک اور تہذیبی اور علمی طور سے خود کفیل ممالک ہیں اور اسلام نے ان کے قدیم اور روایتی معاشرہ میں جگہ بنالی ہے جو کسی زمانہ میں اسلام دشمن تسلیم کئے جاتے تھے اور ان ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں بھی برابر اضافہ ہورہا ہے اور آئے دن حلقہ بگوش اسلام ہونے والوں کے متعلق تاثرات آتے رہتے ہیں کہ وہ اسلام کی کن خوبیوں سے متاثر ہوکر اسلام لائے اور اسلام کو اور خاص طور سے مسلمانوں کو طاقت و توانائی حاصل ہورہی ہے بلکہ ان کے ذریعہ سرپرستی اور پاسداری مل رہی ہے اور ان ممالک میں جو اسلامی مراکز ہیں وہ اسلام کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں جس سے اسلام کو یورپ کے معاشرہ میں اپنی انفرادیت و تشخص کے ساتھ دوسروں کو روشناس کرانے کا موقع مل رہا ہے۔

مذکورہ ممالک میں اسلام قبول کرنے والے انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی، وہ پڑھے لکھے بھی ہیں اور دانشور بھی ہیں اور اہم عہدوں کے مالک ہیں، اسلام کی طرف یہ رجوع صرف ایک ملک میں نہیں ہے بلکہ فرانس، جرمنی، انگلینڈ، افریقہ کے ممالک اور امریکہ کے ممالک سب جگہ ہے۔ تازہ مثال یوگنڈا کے صدر کے بھائی جو فوج کے سربراہ تھے، کا قبول اسلام ہے، ان کا اسلامی نام سلیم صالح رکھا گیا ہے۔ اسی طرح مشہور افریقی فٹ بالر کوارشی کا مع اپنی بیوی کا قبول اسلام ہے جس نے گابون کے دارالسلطنت لیور پول میں ایک تقریب میں اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ کوارشی کا نام محمد رکھا گیا ہے۔ پوچھنے پر ان دونوں نے بتایا کہ وہ اسلام کے دائرہ میں تین سال قبل داخل ہوچکے تھے اور پابندی سے نماز اور رمضان کے روزے رکھتے تھے۔

(ارض الاسراء، رمضان ۱۴۰۷ھ)

اسی طرح امریکہ میں مسلمانوں کے متعلق ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد چھ ملین ہے اور اسلام کی اشاعت بہت تیزی سے ہورہی ہے۔ امریکہ کے عیسائی رسالہ "حقیقت" کے مطابق پوری دنیا میں اسلام کے پھیلنے کا تناسب دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت ارفع ہے، ۱۹۲۴ء

سے ۱۹۸۴ کے درمیان اسلام کی اشاعت رسالہ مذکور کے مطابق ۲۳۵٪ ہے جب کہ یہودیت کی اشاعت منفی ۴٪ اور عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کا تناسب ۴۷٪ ہے۔ اس وقت اسلام امریکہ میں عددی طور پر عیسائیت کے بعد دوسرے نمبر پر ہے اور یہودیت تیسرے نمبر پر ہے، اسی طرح سوئٹزرلینڈ کی سرکاری رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی تعداد اس صدی کے چھٹے عشرے میں ۳ ہزار تھی وہ اب ایک لاکھ ہو گئی ہے اور فرانس برطانیہ، مغربی جرمنی میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد تو ایک حقیقت ہے۔

الغرض اسلام کی آبیاری کا عمل مسلسل جاری ہے، حجاز مقدس کے بعد چاہے وہ دمشق کے چمن زار ہوں یا اندلس کے مرغزار ہوں، یا بغداد، قاہرہ، دلی، استنبول اور ترکستان کے سبزہ زار ہوں اسلام ایک قوم کے بعد دوسری قوم کی پاسبانی میں برگ و بار لا رہا ہے اور اپنا دائرہ وسیع کرتا جا رہا ہے اور اسلام کا یہی اعجاز اسلام دشمن طاقتوں کو حیران و پریشان کئے ہوئے ہے اور اسی خوف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے جب کہ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ چراغ مصطفوی پھونکوں سے نہیں بجھایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا اور عام کرے گا،

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (الصف - ۸)

اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پھیلا کر رہے گا، خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

اور مسلمانوں کے خلاف جو طرح طرح کی ریشہ دوانیاں ہو رہی ہیں، ان کے متعلق قرآن مجید کہتا ہے :- وان اللہ موھن کید الکافرون (الانفال - ۱۸) اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔ اسلام کی مضبوطی اور استحکام نیز اس کے برگ و بار لانے کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون (ابراھیم ۲۴-۲۵)

کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہونچی ہوئی ہیں ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے، یہ مثالیں اللہ اس لئے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔

یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ وہ ان ملکوں میں اپنی پوری توانائی اور آب و تاب کے ساتھ موجود

ہے جو کسی زمانہ میں اسلام کے دشمن تھے اور اسلام کو مٹانے کے درپے تھے اور مراکز اسلام پر ان کے حملے ہو رہے تھے مگر اب اسلام کی حقانیت اور اس کے ابدی پیغام کا اعجاز ہے کہ وہ دیار مغرب میں مادہ پرستوں کے ذہنوں کو مسخر کر دیا ہے اور انہیں سکون و اطمینان اور ہدایت و نور کی طرف لے جا رہا ہے اور ان کو اپنی آغوش میں سکون و طمانیت فراہم کر رہا ہے اور ان سے اسلام کی تبلیغ کا کام لے رہا ہے اور اللہ اکبر کی صدائیں مشرق سے لے کر مغرب کے در و بام سے بلند ہو رہی ہیں اور یہ امر بعید از قیاس نہیں ہے کہ اسلام کو یورپ میں اسی طرح سرپرستی و پاسداری حاصل ہو جائے جو کسی زمانہ میں مشرق وسطیٰ بعید، وسط ایشیا اور جنوب ایشیا میں حاصل تھی۔ ......

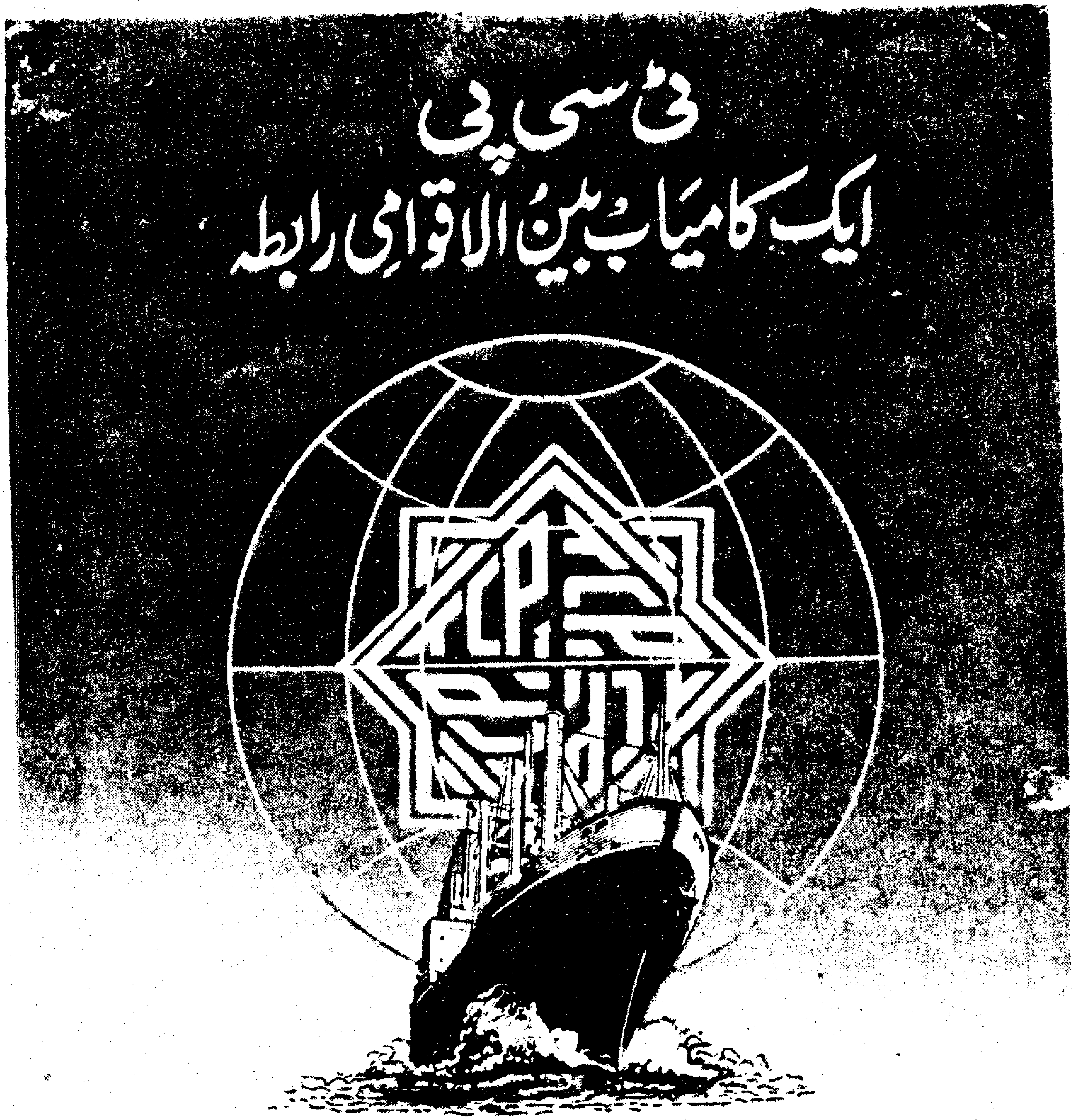

ہماری ضمانت

- بروقت ترسیل
- مناسب قیمتیں
- بہترین خدمات
- معیاری کوالٹی کنٹرول

ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ
پریس ٹرسٹ ہاؤس۔ آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی۔ پاکستان
ٹیلیفون: ۱۹-۵۱۵-۳۱ (دس لائنیں)۔ ٹیلیگرام TRACOPK ٹیلیکس: 2784 TCP PK

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

پارہ ۲۲ سورہ الاحزاب رکوع ۵ آیت ۴۵، ۴۶

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک آپکو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے
کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے)
ڈرانے والے ہیں اور (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں۔ اور
آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

O Prophet ! truly We have sent thee
as a Witness, a Bearer of glad
tidings, and a Warner, and as
one who invites to Allah's (Grace)
by his leave. And A Lamp Spreading Light

Karachi Port Trust

The Port of Pakistan

بیجنگ

اب کراچی سے ہفتہ میں تین پروازیں
جمعرات کو کراچی سے سیدھے بیجنگ
اتوار اور منگل کو براستہ اسلام آباد

۶ مئی ۱۹۸۷ء سے پی آئی اے نے بیجنگ کیلئے
اپنی تیسری پرواز دوبارہ شروع کردی ہے۔
قراقرم کی بلند و بالا، خوبصورت اور پرشکوہ
چوٹیوں پر سے گزرتی ہوئی تین آرام دہ پروازیں...
ایک عظیم منزل کی طرف رواں دواں!

دن	منگل	جمعرات	اتوار
فلائٹ نمبر	۷۵۴	۷۵۰	۷۵۲
جہاز	بی ۷۰۷		
درجہ	ایف/وائی		
کراچی روانگی	۰۵۲۰	۰۶۰۰	۰۳۰۰
اسلام آباد آمد	۰۶۱۵		۰۵۵۵
اسلام آباد روانگی	۰۷۲۰		۰۶۰۰
بیجنگ آمد	۱۴۵۰ ★	۱۶۵۰	۱۴۳۰

۶ مئی ۱۹۸۷ء سے نافذ العمل — تمام اوقات مقامی ہیں۔

مزید معلومات کیلئے قریبی پی آئی اے بکنگ آفس یا اپنے ٹریول ایجنٹ سے رابطہ قائم کیجئے۔

پی آئی اے PIA
پاکستان انٹرنیشنل
باکمال لوگ۔ لاجواب پرواز